# ایران مشکل حالات سے دوچار(۱۴)

پال مرفی

ایران میں بے چینی کے شواہد عام ہیں۔ اس کی وجہ نہ صرف معیشت کی زبوں حالی ہے' بلکہ فوج اور خفیہ پولیس کا ظالمانہ تکبر بھی ہے۔ سرحدوں پر سختی کے باوجود منشیات کا استعمال اسلامی معاشرے کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ چاہے یہ مضحکہ خیز کیوں نہ لگے' آج کے ایران میں اسلامی نظریے کے جابرانہ نفاذ کے خلاف غصے کی لہر میں اضافہ بڑھ رہا ہے۔ عوام کھلے عام حکومت کی نافرمانی پر اتر آئے ہیں۔ ایک تمثیلی تبصرہ جو تہران کے ڈاکخانے میں سننے کو ملا: "جب آپ ہزاروں افراد کی پھانسی کی بات سنتے ہیں' تو آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ خونریزی خدا کے نام پر کی گئی"۔

خانہ جنگی کے امکانات کے باوجود اس کے لیے ایران میں کسی اپوزیشن کا وجود نہیں ہے۔ یہی صورتحال فوج کی ہے۔ اس میں انفرادی سطح پر حکومت سے بیزاری کی فضا ہے۔ لیکن بغاوت کے لیے اتحاد نہیں ہے۔ ایرانیوں کے جتھے باقاعدگی سے ترکی میں داخل ہوتے رہتے ہیں' جہاں سے وہ یورپ یا شمالی امریکہ نقل مکانی کی سکیمیں تیار کرتے ہیں۔ میں نے ایک ایسے ہی قافلے کے ساتھ سفر کیا۔ سرحد عبور کرتے ہی خواتین نے اپنے سروں سے سکارف اور حجاب کی چادریں اتار کر ایک طرف رکھ دیں۔ جبکہ دیگر مسافروں نے وائین اور بیئر کی بوتلیں نکال لیں۔

ایران کی آبادی ۱۹۷۹ء میں ۴ کروڑ تھی۔ جبکہ اس وقت یہ ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ سے زائد ہو چکی ہے۔ تقریباً" دو تہائی ایرانیوں کی عمریں ۳۰ سال سے کم ہیں۔ پوری نئی نسل کی طرف سے چند پوچھے جانے والے سوالات یہ ہیں

☆ تہذیبوں کے تصادم سے کیا حاصل ہوا ہے؟

☆ کیا اسلام کے مقدس قوانین ضروری ہیں؟ اور کیا یہ ایک جدید معاشرے کی تشکیل کے لیے مناسب بنیادیں فراہم کرتے ہیں؟

☆ ملاؤں نے خاندانی منصوبہ بندی کی مذمت کیوں کی اور پھر اچانک اپنا موقف تبدیل کرتے ہوئے خاندانی منصوبہ بندی کی وکالت کیوں شروع کر دی؟

☆ اسلامی اقتصادیات پر ہجوم شہروں' جن میں عوامی بہبود کی سہولتیں بالعموم ناکافی ہیں' کے مسائل کے حل میں کس طرح مدو معاون ہے؟

متوسط طبقے کی آمدنی اس حد تک نیچے جا چکی ہے' جتنی کہ تیسری دنیا کے کسی ملک جیسے بھارت

کے ایک کالج گریجویٹ کی ہو سکتی ہے۔ شیراز ایران کا ایک امیر ترین شہر ہے۔ لیکن اس میں ایک سرکردہ بنک افسر حمید اومبانی نے بتایا کہ اس کی تنخواہ اتنی کم ہے کہ وہ اتوار کو بطور ٹیکسی ڈرائیور کام کرتا ہے' جب کہ باقی چھ دن بنک میں لگاتا ہے۔

دو شفٹوں کے درمیان بطور انگریزی ٹیوٹر کام کرنے والے ایک سرجن نے بتایا کہ ایران اپنے مخالف تیسری دنیا کے ملکوں کے مقابلے میں بہت پیچھے ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان ٹیلی کمیونیکیشن کے میدان میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اس کے برعکس ایران لمبے فاصلے کی ٹیلیفون کال کے سلسلے میں دنیا کی مشکل ترین جگہوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ ہر شہر کے لیے صرف ایک جگہ سرکاری طور پر اس مقصد کے لیے مخصوص ہے۔

ایران کی آمدنی کا تمام تر انحصار تیل کی برآمد پر ہے۔ ایک برطانوی تاجر چارلس گورڈن نے بتایا کہ "ایران بحیرۂ مردار سے نکلنے والے تیل کی گزر گاہ ہے' لیکن مغربی کمپنیاں اس پر غور کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ امریکہ میں ایران کے ساتھ مخاصمانہ تعلقات جاری رکھنے کے لیے بہت دباؤ ہے۔ تیل کی منڈی کی نوعیت کچھ اس طرح سے ہے کہ زیادہ تر مشرق وسطیٰ امریکہ کی مکمل گرفت میں ہے"۔ گورڈن نے مزید بتایا کہ عرب ممالک میں تیل فروخت کرنے کی سخت دوڑ لگی ہے۔ اگر مغربی ممالک کو شرائط پسند نہ ہوں' تو وہ کسی اور پارٹی سے رجوع کر لیتے ہیں۔ تیل کی بڑی کمپنیاں زیادہ تر امریکی ہیں۔ ان میں سے چند شاید ایران میں کام کرنا پسند کریں۔ لیکن وہ ایران کے بارے میں یوں بات کرتی ہیں' جیسے وہ کوئی "ممنوعہ پھل" ہو۔

گورڈن کے کہنے کے مطابق ایران کی تیل کی صنعت فرسودہ ہے اور اسے نئی سرمایہ کاری کی اشد ضرورت ہے۔ "اس کی تیل کی پیداوار ناکافی ہے۔ بہت سی گیس ضائع ہو جاتی ہے۔ ایران کے پاس ۱۹۷۰ء کی دہائی کے خستہ آلات ہیں۔ ایران کو مغربی ٹیکنالوجی کی شدید ضرورت ہے۔" اس کا کہنا تھا کہ "جب تک ایران امریکہ کی پابندیاں ختم کرنے کی کوئی صورت پیدا نہیں کرتا اور امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر نہیں بناتا' اصلاح احوال کے وقوع پذیر ہونے کے کم ہی امکانات ہیں"۔

مغرب کے ساتھ ایران کے تعلقات کی راہ میں رکاوٹ سلمان رشدی کے خلاف فتوے پر ایران کی ضد ہے۔ بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کی حوصلہ افزائی سے "جون ۱۹۹۶ء میں سی آئی اے نے دعویٰ کیا کہ بحرین کی ناکام بغاوت کے پس پردہ ایران کا ہاتھ تھا" اور سب سے بڑھ کر یہ خدشہ ہے کہ ایران چند سالوں میں ایٹمی ہتھیار بنانے کے قابل ہو جائے گا۔ ان باتوں کے ردعمل میں جون ۱۹۹۵ء میں صدر کلنٹن نے ایران کے ساتھ تمام تجارتی تعلقات منقطع کر لیے۔ جون ۱۹۹۶ء میں امریکی کانگریس نے ایک بل منظور کیا' جس کے تحت غیر ملکی کمپنیوں پر ضمنی پابندیاں عائد کی گئیں' جو ایران میں سالانہ ۴۰

ملین یا اس سے زیادہ کی سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔

ایران میں امریکہ کے خلاف جذبات کی شدت بدستور برقرار ہے۔ تاہم حکومت کا پراپیگنڈہ عام ایرانی کے نقطۂ نظر کے بالکل برعکس ہے۔ عام ایرانی امریکی جینز پہننا' میکڈونلڈ کے برگر کھانا اور ہالی وڈ کی فلمیں دیکھنا چاہتا ہے۔ ایک ایرانی طالب علم حسن نجی' جو امریکہ منتقل ہونے کا خواہشمند تھا' نے بتایا کہ "ہر ایرانی کا ایک منصوبہ ہے کہ وہ کس طرح ایران چھوڑ کر جا سکتا ہے"۔ یونیورسٹی کے طالب علموں کی رجعت پسندانہ عقائد کے ساتھ پریشان فکری بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ذہنی انتشار کے اظہار کے لیے ٹیلیفون بکسوں کی توڑ پھوڑ کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تہران کی گندی بستیوں کا پھیلاؤ بڑھتا جا رہا ہے۔ شہر کے پسماندہ جنوبی حصے کے فٹ پاتھوں کے ساتھ کھلے سیوریج سے بدبو میں مزید شدت آئی ہے۔ بلی کے سائز کے چوہے ادھر ادھر دوڑتے دکھائی دیتے ہیں اور بہت سے بے گھر افراد کھلے آسمان کے نیچے سوتے ملتے ہیں۔ پچھلی گلیوں میں چاقوؤں سے لیس گینگ رات کو شکار کی تلاش میں گھومتے پھرتے ہیں۔ مساجد میں نمازیوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے۔ اس کی بجائے لوگ دکانوں کے شوکیسوں میں دھرے جدید میوزک سسٹم کو حسرت بھری نظروں سے دیکھنا پسند کرتے ہیں' جسے خریدنے کی محض چند لوگ ہی استطاعت رکھتے ہیں۔

ایران میں ۱۹۷۰ء کی ابتدائی دہائی میں تیل کی گرم بازاری کی یادیں ابھی محو نہیں ہوئیں۔ بلکہ ۱۹۸۸ء میں ایرانی تقریباً" دیوالیہ ہی ہو چلا تھا۔ اس پر ۹ سو ارب کے جنگی قرضے تھے۔ فی کس ۱۵ ہزار ڈالر کا یہ تناسب ایک ایسے ملک میں ہے' جس کی ۱۹۹۷ء میں خام قومی پیداوار فی کس ۲۳۰۰ ڈالر تھی۔ ایرانی شہروں میں جنگ کے تباہ حال اور معذور افراد کثیر تعداد میں "شہدا فیڈریشنز" کی جانب سے امداد کے لیے انتظار کرتے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ معیشت کا تمام تر انحصار تیل کی آمدنی پر ہے۔

ایران کے لیے متعدد روشن امکانات بھی موجود ہیں۔ ان میں ترکی کے ساتھ ۲۳ بلین ڈالر کی گیس پائپ لائن کا حالیہ معاہدہ ہے اور وسطی ایشیا میں اپنے جغرافیائی اور سیاسی عزائم کے لیے ترکمانستان کے ایران کے ساتھ ریل کے رابطے کا معاہدہ شامل ہے۔ تاہم ایک امریکی ماہر ہالی ڈے کی رائے میں "ریل لائن ایران کی معیشت میں معاون نہیں ہو گی۔ ترکی کے ساتھ گیس لائن کامعاہدہ اہم ہے۔ لیکن میری پیشن گوئی ہے کہ امریکہ اس پر عملدرآمد کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ ایران معیشت کی پٹڑی پر نیچے کی جانب سفر جاری رکھے گا اور بالآخر ویسے ہی انہدام سے دوچار ہو گا' جیسے کہ سوویت یونین ہوا۔ سوال صرف اتنا ہے کہ یہ انجام ۱۰ سال میں آتا ہے یا ۲۰ سال میں"

(پال مرفی ایک فری لانس صحافی ہیں' جو ایشیا کے امور میں تخصیص کر رہے ہیں۔ انہوں نے جون' جولائی ۱۹۹۶ء میں ایران کا دورہ کیا)

## اسلامی انقلاب کے بچے(۱۵)

(مذکورہ عنوان کے حوالے سے برطانوی جریدے اکانومسٹ نے اپنی ۱۸ جنوری ۱۹۹۷ء کی رپورٹ میں باربرا سمتھ کا اسلامی انقلاب ایران کی کامیابیوں اور ناکامیوں پر تفصیل سے جائزہ پیش کیا ہے۔ بلکہ یہ جائزہ کامیابیوں سے زیادہ ناکامیوں کا مجموعہ ہے' جس کی چند جھلکیاں پال مرنی کی تحریر "ایران مشکل حالات سے دوچار" میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ چنانچہ ادعا سے بچنے اور بیلنس کے لیے ہم زیر نظر جائزے کے ابتدائی چند پیراگراف' جن میں ایرانی انقلاب کے بعض مثبت پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے' یہاں دے رہے ہیں۔ مرتب)

آج کے ایران میں بہت سے غیر مطمئن نوجوان اپنے باپوں اور اپنی ماؤں کے مقابلے میں کہیں بہتر ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ۱۹۹۰ء کی دہائی میں زندہ رہنے کے چانس زیادہ ہیں۔ کم سنی کی اموات ۱۹۷۰ء کی دہائی میں ۱۰۴ فی ہزار سے گھٹ کر فی ہزار صرف ۲۵ رہ گئی ہیں۔ عمروں کا تناسب ۵۵ سے بڑھ کر ۶۸ ہو گیا ہے۔ اسی عرصے میں شرح خواندگی جو نصف سے نیچے تھی' بڑھ کر دو تہائی تک پہنچ چکی ہے اور وہ مزید بڑھ رہی ہے۔ شہری اور دیہی خواندگی کے درمیان فرق ختم ہو رہا ہے۔

نئے افسران' جن کی اکثریت کسانوں اور چھوٹے دکانداروں کے بیٹوں پر مشتمل ہے' شاہ کے تربیت یافتہ شہری افسران کے مقابلے میں رکھ رکھاؤ کی پابندی پر کم ہی آمادہ ہیں۔ وہ دیہی علاقوں میں جانا زیادہ پسند کرتے ہیں (جہاں آبادی کا تقریباً ۴۰ فیصد رہتا ہے) کرنے کے کاموں کا پتہ چلاتے ہیں اور انہیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے اکثر چھوٹے منصوبوں کے ذریعے بہت کچھ انجام بھی دیا ہے۔ یہاں تک کہ دور دراز کے دیہاتوں میں بھی اب پرائمری سکول ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ سڑکیں بن چکی ہیں۔ بجلی فراہم کی جا چکی ہے۔ صحت اور سماجی بہبود کے مراکز قائم ہیں۔ پینے کو صاف پانی اور اکثر جگہوں پر ٹیلیفون کی سہولتیں موجود ہیں۔

نوجوانوں کے لیے تعلیم کے حصول کے اب بہتر مواقع موجود ہیں (قطع نظر اس سے کہ تعلیم کا معیار کیا ہے) سب سے بڑی بات یہ کہ لڑکیوں کے لیے تعلیم کے امکانات روشن ہوئے ہیں۔ متوسط اور اپر کلاس کی خواتین' جو مغربی طرز زندگی میں پروان چڑھی ہیں' اسلامی اصولوں کو احمقانہ اور سوقیانہ سمجھتی ہیں۔ تاہم غریب یا روایتی خاندانوں کی خواتین پہلے ہی چادر اوڑھ رہی ہیں اور وہ پرانے ضوابط کی پابندی کر رہی ہیں۔ ان کے لیے اب سکول جانا اور تعلیم جاری رکھنے کے امکانات زیادہ ہیں۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں میں ۴۰ فیصد لڑکیاں ہیں اور وہ اپنی تعلیم میں لڑکوں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھا رہی ہیں۔

ایرانی خواتین کے لیے حکومت کی طرف سے اسلامی روایات بالجبر نافذ کرنے کے باوجود پہلے کے

مقابلے میں ان کے گھروں سے باہر ملازمت حاصل کرنے کے زیادہ مواقع ہیں اور وہ پیشہ ورانہ لحاظ سے مردوں سے مقابلہ کرنے اور اپنے والدین' بھائیوں اور خاوندوں کے تعصبات کے باوجود اپنے انفرادی حقوق حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔

ایرانیوں کے لیے اپنے کنبے کو ایک معقول حد کے اندر رکھنے کے امکانات بھی زیادہ ہیں۔ انقلاب کے ابتدائی سالوں میں' جن میں علماء نے لوگوں سے آبادی بڑھانے کے لیے کہا تھا' شرح آبادی میں سالانہ اضافہ ۴ فیصد کے نشان سے کچھ کم تھا۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی کے اواخر تک ملاؤں کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔چنانچہ والدین کو خبردار کیا گیا کہ ہیلتھ انشورنس اور کھانے پینے کی اشیا میں حکومت کی امداد تیسرے بچے کی پیدائش کے ساتھ بند کر دی جائے گی۔ کنڈوم اور دیگر مانع حمل ادویات بالخصوص دیہاتوں میں مفت میں دستیاب ہیں۔ ترغیب نے اپنا اثر دکھایا ہے۔ کساد بازاری کے باعث والدین نے اپنے آپ کو آمادہ کیا ہے کہ وہ دو یا تین بچوں سے زیادہ کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اگرچہ شرح پیدائش گھٹ کر نصف رہ گئی ہے' تاہم ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ کی آبادی میں ہر سال ایک لاکھ نئے افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔

(تلخیص' سجاول خان رانجھا)